حصہ ہے، لیکن جتنی ممکن اور بس میں ہو۔ باقی کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے سبیل پیدا کرے گا۔

۲۔ اگر آدمی جان بوجھ کر گناہ کرتا رہتا ہے، اور ہر بار توبہ کا سہارا لیتا ہے، تو یہ گناہ پر اصرار ہو گا، اور ایسا استغفار، میری رائے میں، قبول نہ ہو گا۔ لیکن نہ کرنے کے عزم کے باوجود پھر مبتلائے گناہ ہو جاتا ہے، تو حدیث کے مطابق معاف کیا جاتا رہے گا۔

۳۔ استغفار کرے، اس کا ذکر عزت سے کرے، خصوصاً جہاں عزت خراب کی ہے وہاں بحال کرے۔ ہر صورت میں جا کر اسے یہ بتانا کہ میں نے تمھاری عزت خراب کی ہے، مجھے معاف کر دو، لازم نہیں۔ حکمت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ بعض صورتوں میں اس سے فتنہ و فساد بڑھ سکتا ہے۔

۴۔ نہ یہ بات صحیح ہے کہ آخرت میں جزا و سزا میں انسان کے عمل کا کوئی دخل نہیں، اور نہ یہ بات کہ سارا انحصار صرف اعمال پر ہے۔ پہلی بات کی تردید تو قرآن کی وہ بے شمار آیات کرتی ہیں جن میں جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کا مضمون بیان ہوا ہے۔ دوسرے کی تردید وہ آیات کرتی ہیں جن میں مغفرت و رحمت کو ضروری بتایا گیا ہے۔ راہِ صواب، میری دانست میں، یہ ہے کہ انسان کو نیک اعمال کی کوشش میں لگا رہنا چاہیے، لیکن یہ جاننا چاہیے کہ وہ کتنے ہی نیک اعمال کرے، اللہ کے حقوق کماحقہٗ ادا نہیں ہو سکتے۔ نیک اعمال کی توفیق بھی اللہ کی رحمت ہے، اور گناہوں کی مغفرت بھی اس کی رحمت۔ اس رحمت کی دستگیری کے بغیر وہ جنت میں نہ جائے گا۔ لیکن یہ رحمت اندھے کی ریوڑیوں کی طرح تقسیم نہ ہو گی۔ اس کی شرائط قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ ہے: ایمان اور اعمال صالحہ کا ارادہ اور ان کے لیے سعی۔

شادی اور دیگر تقریبات سے متعلق کچھ سوالات ہیں، مجھے امید ہے کہ آپ ان کا مفصل جواب قرآن و سنت کی روشنی میں دیں گے۔

۱۔ ایسی شادیوں میں شرکت جائز ہے جہاں مخلوط اجتماع ہو، موسیقی ہو اور فلم بنانے کا انتظام ہو۔

۲۔ شادیوں کی رسمیں... مثلاً مہندی، نکاح کے بعد لڑکی والوں کی طرف سے کھانا کھلانا، رخصتی کے وقت لڑکی کے بھائیوں کا رونا، رخصتی کے بعد اگلے دن لڑکی کو لڑکے والوں کے گھر سے واپس لے آنا... کس حد تک قابل قبول ہیں؟ یا بالکل غلط ہیں؟۔

۳۔ ایسی شادیوں میں شرکت کرنی پڑتی ہے جن میں مندرجہ بالا گناہ ہوتے ہیں۔ لیکن شرکت نہ کرنے پر رشتہ داری ٹوٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔ ہم ان سے کہاں تک بچ سکتے ہیں؟

پہلے آپ تین بنیادی باتیں سمجھ لیں۔